بارگاہ الٰی میں نبی اکرم ﷺ کا تواضع اور عبادت
بحوالہ شرح چہل حدیث امام خمینیؒ

سید رمیز الحسن موسوی[1]

srhm2000@yahoo.com

کلیدی کلمات: شرح چہل حدیث، عبادت، تواضع، روزہ، مسواک

خلاصہ

حضرت امام خمینیؒ، سیرت و کردار کے لحاظ سے چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حقیقی پیروکار تھے۔ اُن کی پوری زندگی سیرت رسول اللہ ﷺ کی پیروی واتباع میں گزری۔ امام خمینی زندگی کے روزمرہ امور سے لیکر عبادت واطاعت الٰہی تک میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کو واجب سمجھتے تھے۔ امام خمینیؒ کی تصانیف میں سے ایک اہم ترین کتاب "شرح چہل حدیث" ہے کہ جو علم اخلاق کی بنیادی کتاب سمجھی جاتی ہے۔ جس میں اُنھوں نے اپنے اخلاقی سیر وسلوک کو علمی انداز میں پیش کیا ہے. یہ کتاب سیر وسلوک کے راستے پر چلنے والوں اور اخلاق قرآن واسلام سے اُنس رکھنے والوں کے لئے بہترین ذخیرہ ہے. ۔ اس کتاب میں بہت سے مقامات پر امام خمینیؒ نے رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ سے مثالیں پیش کرتے ہوئے اسلام کے پیروکاروں کو آپ ﷺ کی پیروی کرنے کی دعوت دی ہے۔ ہمیں اس کتاب میں امام خمینیؒ ایک واعظ اور معلم اخلاق کی حیثیت سے نظر آتے ہیں، لہٰذا وہ ہر موضوع کی مناسبت سے اپنے قارئین کو پیغمبر اکرم ﷺ کی زندگی اور سیرت کی جھلکیاں دکھاتے ہوئے اخلاق حسنہ کی طرف راغب کرتے ہیں۔ اس تحریر میں "شرح چہل حدیث" میں پیش کی گئی پیغمبر اکرم ﷺ کی بارگاہ الٰہی میں عبادت وریاضت کی چند مثالوں کو انتخاب کیا گیا ہے جو امام علیہ الرحمہ اپنے قارئین کو عبادت کی طرف راغب کرنے اور خداوند متعال کی پرستش وبندگی اختیار کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں۔

عصر حاضر میں اسلامی تحریک اور انقلاب کے قائد اور جدید دور کی پہلی اسلامی حکومت کے بانی حضرت امام خمینیؒ، سیرت و کردار کے لحاظ سے چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حقیقی پیروکار تھے۔ اُن کی پوری زندگی سیرت رسول اللہ ﷺ کی پیروی واتباع میں گزری۔ امام خمینیؒ نے اسلامی حکومت کا قیام بھی اسی بات کو مد نظر رکھ کر کیا تھا کہ مسلمانوں کی زندگی کے تمام پہلوؤں میں آپ ﷺ کی سیرت کو زندہ کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ حکومت اور اقتدار الٰہی کا قیام ہے۔ اس کے بغیر نہ تو ہم اپنی انفرادی زندگی میں سیرت طیبہ پر مکمل عمل کر سکتے ہیں اور نہ اجتماعی زندگی کو سیرت رسول اللہ ﷺ میں ڈھال سکتے ہیں۔ امام خمینی زندگی کے روزمرہ امور سے لیکر عبادت واطاعت الٰہی تک میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کو واجب سمجھتے تھے۔ اُن کی عبادت کے بارے میں اُن کے اہل خانہ سے اور تمام دوست احباب نے گواہی دی ہے کہ حضرت امامؒ عبادت الٰہی میں پوری طرح رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنے کی سعی کرتے تھے۔ اسی لئے زندگی کے مشکل ترین مراحل میں بھی اُن کی نماز شب تک قضا نہیں ہوئی ہے۔ وہ معاشرے کی قیادت ورہبری کے لئے نماز شب اور دوسری عبادات کو ضروری سمجھتے تھے۔ جس طرح اُنھوں نے اپنی کتب اخلاق میں عبادت رسول اللہ ﷺ کا نقشہ پیش کیا ہے، اُسی طرح اُس پر عمل بھی کرتے تھے۔ اس سلسلے میں اُن کے فرزند سید احمد خمینی مرحوم لکھتے ہیں: " امامؒ کا خدا کے ساتھ رابطہ اور عبادت کوئی ایسی چیز نہیں کہ جسے بیان نہ کیا جاسکے۔ میں نے جہاں تک ہو سکا ہے اپنے والد کے دوستوں سے پوچھا ہے، اپنی والدہ سے کئی بار سوال کیا ہے، سب نے یہی کہا ہے کہ امامؒ کا اپنے ربّ کے ساتھ ایک

---

[1] ۔ مدیر مجلّہ "سہ ماہی نور معرفت" نور الہدیٰ مرکز تحقیقات (نمت) بارہ کہو، اسلام آباد

خاص تعلق تھااور امامؒ اللہ تعالیٰ کی ذات میں اس قدر فانی تھے اور اس قدر اپنے معشوق کو یاد کرتے تھے کہ جسے دیکھ کر انسان کے بدن کے بال کھڑے ہو جاتے تھے اور یہ کوئی مذاق نہیں ہے ،امامؒ کے تمام ساتھیوں نے اُنہیں عابد وزاہد پایا ہے ،امامؒ کی نماز شب اور گریہ وزاری اس قدر زیادہ ہوتی تھی کہ جسے دیکھ انسان بے اختیار رونے لگتا تھا ۔'' (1)

امام خمینیؒ کی تصانیف وتالیفات میں سے ایک اہم ترین کتاب ''شرح چہل حدیث'' ہے کہ جو علم اخلاق کی بنیادی کتاب سمجھی جاتی ہے۔جس میں امام خمینیؒ نے اپنے اخلاقی سیر وسلوک کو علمی انداز میں پیش کیا ہے۔یہ کتاب سیر وسلوک کے راستے پر چلنے والوں اور اخلاق قرآن واسلام سے اُنس رکھنے والوں کے لئے بہترین ذخیرہ ہے۔حضرت امام خمینیؒ نے اس کتاب میں پیغمبر اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے جانشین ائمہ طاہرین علیہم السلام کے فرامین اور سیرت کو اُمت کے لئے ''اخلاق حسنہ'' کا سب سے بڑا سرچشمہ قرار دیا ہے اور کتاب کے ہر صفحے پر سیرت رسول اللہ ﷺ اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی روش زندگی سے شواہد پیش کرتے ہوئے اُمت کو اخلاق وکردار کے بلند ترین میناروں سے روشناس کرایا ہے۔اس کتاب میں بہت سے مقامات پر امام خمینیؒ نے رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ سے مثالیں پیش کرتے ہوئے اسلام کے پیروکاروں کو آپ ﷺ کی پیروی کرنے کی دعوت دی ہے۔ہمیں اس کتاب میں امام خمینیؒ ایک واعظ اور معلم اخلاق کی حیثیت سے نظر آتے ہیں ،لہٰذا وہ ہر موضوع کی مناسبت سے اپنے قارئین کو پیغمبر اکرم ﷺ کی زندگی اور سیرت کی جھلکیاں دکھاتے ہوئے اخلاق حسنہ کی طرف راغب کرتے ہیں. اس تحریر میں ''شرح چہل حدیث'' میں پیش کی گئی پیغمبر اکرم ﷺ کی بارگاہ الہیٰ میں عبادت وریاضت کی چند مثالوں کو انتخاب کیا گیا ہے جو امام علیہ الرحمہ اپنے قارئین کو عبادت کی طرف راغب کرنے اور خداوند متعال کی پرستش وبندگی اختیار کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں۔امام خمینیؒ نے اپنی تحاریر وتقاریر میں بہت سے مقامات پر آنحضرت ﷺ کی سیرت کو عنوان کلام بنایا ہے اور اپنی اسلامی تحریک کے دوران اُمت کو اسلامی حکومت کے قیام کے لئے سیرت رسول اللہ ﷺ سے تمسک کرنے کی تلقین کی ہے۔یہاں اختصار کے پیش نظر فقط آپ ﷺ کی بارگاہ الٰہی میں تواضع اور سیرت طیبہ کے عبادی پہلو کو ہی امامؒ کی اس بے نظیر تصنیف سے پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے ۔

رسول اللہ ﷺ کا فنا فی اللہ ہونا

رسول اللہ ﷺ کی پوری ذات گرامی اللہ تعالیٰ میں فنا تھی اور آپ عبادت واطاعت الٰہی کے بلند ترین مقام پر فائز تھے۔اپنی ایک تقریر میں امام خمینیؒ آپ ﷺ کی اس کیفیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

'' خدا نے جن کاموں کا حکم دیا تھااُن کی خلاف ورزی کرنے میں پیغمبر اکرم ﷺ نے کبھی بھی اپنا ہاتھ آلودہ نہیں کیا تھا لہٰذا ایسا ہاتھ خدا کا ہاتھ بن جاتا ہے ،ایسے ہاتھ پر بیعت ،خدا کے ساتھ بیعت ہے۔آپ ﷺ نے جتنے بھی کام کیئے تھے اُن میں آپ ﷺ کا ارادہ ،ارادۂ خدا کے تابع تھا،آپ ﷺ کی حکومت ،الٰہی حکومت تھی۔آپ سے کہا گیا ہے کہ ''تو نے تیر نہیں پھینکا بلکہ جب تو نے تیر پھینکا ہے تو گویا وہ تیر خدا نے پھینکا ہے''۔ (2) رسول خدا ﷺ نے تیر پھینکا تھا لیکن اس کے باوجود (کہا جاتا ہے کہ یہ تیر خدا نے پھینکا ہے) چونکہ آپ ﷺ ، ظل خدا تھے آپ کی کوئی بھی حرکت اپنی جانب سے نہیں تھی ،آپ جو کچھ بھی کرتے تھے وہ قانون (الٰہی) کے تابع تھا پیغمبر اکرم ﷺ ، مجسم قرآن تھے اور مجسم قانون تھے۔'' (3)

رسول اللہ ﷺ ؛کمال ربوبیت اور نقص عبودیت میں کامل ترین ہستی

اللہ تعالیٰ کی عبادت واطاعت میں کثرت درحقیقت انسان کی اپنے ربّ کے سامنے انتہائی تواضع وخضوع کی علامت ہے۔اس سلسلے میں پوری کائنات میں آپ ﷺ سے زیادہ کوئی بھی شخص ربّ العالمین کی بارگاہ میں خاضع ومتوضع نہیں تھا۔امام خمینیؒ،اپنی کتاب "شرح حدیث عقل وجہل" میں لکھتے ہیں :

" جان لو کہ تواضع کے کئی درجات ہیں اور تواضع کے ہر درجے کے مقابلے میں تکبر کا ایک درجہ واقع ہوتا ہے: پہلا درجہ : یہ اولیائے کمّل اور انبیائے عظام کی تواضع ہے۔ یہ ہستیاں اپنے دلوں میں اللہ کی ذات، اسماء، صفات اور افعال کی تجلیات کے باعث اللہ تعالیٰ اور اس کے جمال وجلال کے مظاہر کے آگے متواضع ہوتی ہیں۔ ربوبیت کے کمال اور عبودیت کی ذلت کا مشاہدہ ان کے دلوں میں تواضع اور تذلل کا انتہائی جذبہ پیدا کرتا ہے۔ان دو زاویوں سے ان کا نقطہ نظر جتنا کامل ہوگا ان کا تواضع بھی کامل تر ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے آخری نبی ﷺ جو اعرف المخلوقات اور تمام بندوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے تمام مخلوقات میں اللہ کے حضور سب سے زیادہ متواضع تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ کمال ربوبیت اور نقص عبودیت کے مشاہدے کے نقطہ نظر سے آنحضرت ﷺ کاملترین مخلوق تھے۔

تواضع کی پیکر یہ ہستیاں جس طرح اللہ کے آگے تواضع کا اظہار کرتی ہیں اسی طرح اللہ کے جلال وجمالی جلووں اور مظاہر کے آگے بھی متواضع ہوتی ہیں۔ وہ اللہ کی خاطر ان مظاہر کے آگے اظہار تواضع کرتے ہیں۔ یہ لوگ تواضع کے علاوہ "مقام محبت" کے بھی حامل ہیں۔ وہ اللہ سے اپنی محبت کے باعث اللہ کی نشانیوں سے بھی محبت کرتے ہیں۔ یہ تواضع جو محبت کے ساتھ مخلوط ہوتی ہے تواضع کا سب سے کامل مرتبہ ہے"۔(4)

رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ الٰہی میں تواضع کی انتہاء

امام خمینیؒ آنحضرت ﷺ کی بارگاہ الٰہی میں عبودیت وتواضع کی انتہا کو واضح کرتے ہوئے ایک طولانی حدیث(5) کے حوالے سے لکھتے ہیں :"حدیث میں ہے: جبرئیل زمین کے خزانوں کی کنجیاں لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بولے: اگر آپ ﷺ ان کو قبول کرلیں تو آپ ﷺ کے اُخروی درجات میں کوئی کمی نہیں ہوگی؛مگر رسول اکرم ﷺ نے خدا کے سامنے فروتنی کا اظہار کرتے ہوئے قبول نہ فرمایا اور فقر کو اختیار فرمایا "۔(6)

رسول اللہ ﷺ کی عبادت

امام خمینیؒ شرح چہل حدیث کی دسویں حدیث میں طولانی اُمیدوں کے ضمن میں موعظہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:" بہتر ہے کہ یہاں پر تھوڑے سے حضرت رسول اکرم ﷺ اور حضرت علیؑ کے بارے میں سوچیں جو افضل مخلوقات ہیں اور ہر قسم کی خطا، نسیان، لغزش اور سرکشی سے پاک ہیں، پھر یہ سوچیں کہ ہم کس حال میں ہیں اور وہ حضرات کس حالت میں تھے؟ سفر اور اس کے خطرات سے وہ آگاہ تھے، اسی لئے ان کو آرام اور چین نہیں تھا جبکہ ہماری جہالت نے ہمارے اندر نسیان پیدا کردیا ہے۔ حضرت ختمی مرتبت ﷺ نے اتنی ریاضت کی تھی اور عبادتوں میں راتوں کو اتنے کھڑے رہا کرتے تھے کہ پاہائے مبارک ورم کرگئے اور قرآن نے فرمایا: (طٰهٰ۔ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰۤی)"۔یعنی :اے طٰہٰ (اے رسول ﷺ) ہم نے تم پر قرآن اس لئے نہیں نازل کیا کہ تم اس قدر مشقّت اٹھاؤ۔(7)(8)

اس سلسلے میں حضرت امام محمد باقراور امام جعفر صادق علیہما السلام سے ایک حدیث بھی مروی ہے: " کانَ رَسُولُ اللهِ اِذا صَلّیٰ قامَ عَلیٰ اَصابِعِ رِجْلَیهِ حَتّیٰ تَوَرَّمَتْ، فَنَزَلَ اللهُ تَبارَکَ وَتَعالیٰ (طٰهٰ))۔ یعنی؛ حضرت رسول اکرم ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے پیروں کی انگلیوں کے بل کھڑے ہو جاتے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت (طہ۔۔۔) نازل فرمائی۔ (9) (10)

امام خمینیؒ اکیسویں حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی عبادت وریاضت کے بارے میں امام محمد باقر علیہ السلام کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ جس کے مطابق: "عَنْ اَبی جَعْفَرٍ۔ قالَ: کانَ رَسُولُ اللهِ ، عِنْدَ عائِشَةَ لَیْلَتَها، فَقالَتْ: یا رَسُولَ اللهِ! لِمَ تُتْعِبُ نَفْسَكَ وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ ما تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَما تَأَخَّرَ۔ فَقالَ: یا عائِشَةُ! اَلا اَکُونُ عَبْداً شَکُوراً۔ قالَ: وَکانَ رَسُولُ اللهِ ، یَقُومُ عَلیٰ اَطْرافِ اَصابِعِ رِجْلَیْهِ، فَنَزَلَ اللهُ سُبْحانَهُ وَتَعالیٰ: (طٰهٰ ۚ ما اَنْزَلْنا عَلَیْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقیٰ))۔ (11)

ترجمہ: ابوبصیر نے حضرت امام محمد باقر کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ امام محمد باقر نے فرمایا:" حضرت رسولخدا ﷺ عائشہ کے پاس رات کو ان کی باری میں تھے کہ حضرت عائشہ نے کہا: " اے خدا کےرسول ؐ جب خدا نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ سارے گناہ معاف کردیئے ہیں تو پھر آپ اپنے کو اتنی تکلیف میں کیوں ڈالتے ہیں؟ حضرت ﷺ نے فرمایا: کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟"

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: "(درحقیقت) رسولخدا ﷺ (راتوں کو نماز پڑھتے ہوئے) اپنے پیروں کی انگلیوں کے بل کھڑے ہوجاتے تھے، تو خداوند عالم نے یہ آیت نازل فرمائی: (طٰهٰ ۚ ما اَنْزَلْنا عَلَیْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقیٰ) یعنی ؛ طٰہٰ! (اے میرے طیب وطاہر رسول) ہم نے تم پر قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ تم اس قدر مشقت برداشت کرو"(12)(13)

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام خمینیؒ لکھتے ہیں :

"جان لو کہ (اُم المؤمنین) حضرت عائشہ کا یہ خیال تھا کہ عبادت کا راز عذاب کے خوف یا گناہوں کے مٹانے میں منحصر ہے۔ نیز ان کا یہ بھی خیال تھا کہ آنحضرت ﷺ کی عبادت بھی دوسرے لوگوں کی طرح ہے اس لئے (رسولخدا ﷺ کی کثرت عبادت کو دیکھ کر آنحضرت ﷺ پر) اعتراض کیا کہ آپ ﷺ اپنے کو کیوں اتنی زحمت ومشقت میں ڈالتے ہیں؟ ان کا یہ اعتراض عبادت وعبودیت کی عظمت سے جہالت کی بناپر تھا۔ عظمت نبوت ورسالت سے ناواقف ہونے کی بناپر ان کو یہ (بھی) نہیں معلوم تھا کہ غلاموں اور مزدوروں کی عبادت اور آزاد لوگوں کی عبادت یعنی؛ آنحضرت ﷺ کی عبادت میں فرق ہے۔ خدا کی عظمت اور غیر متناہی نعمتوں کے شکر نے آنحضرت ﷺ سے راحت وآرام کو بہت دور کردیا تھا، بلکہ خالص ترین اولیاء کی عبادت محبوب کی بے پایاں تجلیات کا نقشہ ہے۔ چنانچہ (حدیث) نماز معراج مؤمن (14) میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ حضرات اولیا محو جمال وجلال ہونے اور اپنے کو صفات وذات میں فنا کردینے کے باوجود عبودیت کی کسی منزل ومرحلے سے غفلت نہیں برتتے ہیں۔ ان کے ابدان کی حرکات ان کی عشقی وروحانی حرکتوں کی تابع ہے اور وہ تابع جمال محبوب کے ظہور کی کیفیت (کا نام) ہے، لیکن حضرت عائشہ جیسے لوگوں کو صرف مطمئن کرنے کیلئے یہی جواب دیا جاسکتا تھا۔ اس لئے رسول اکرم ﷺ نے پست ترین منزل کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت ﷺ کی عبادت ان پست قسم کے امور کیلئے نہیں ہے۔"(15)

اسی آیہ مجیدہ (طٰهٰ ۚ ما اَنْزَلْنا عَلَیْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقیٰ) کی مزید وضاحت کرتے ہوئے امام خمینیؒ مشہور علامہ طبرسیؒ کی کتاب احتجاج سے ایک اور روایت نقل کرتے ہیں: " رَوَی الطَّبَرْسِیُّ فِی الاِحْتِجاجِ عَنْ مُوسَی بْنِ جَعْفَرٍ ۔ عَنْ آبائِهِ، عَلَیْهِمُ السَّلامُ، قالَ، قالَ اَمیرُ الْمُؤْمِنینَ : وَلَقَدْ

قامَ رَسُولُ اللهِ ، عَشْرَ سِنِينَ عَلى اَطْرافِ صٰابِعِهِ حَتّی تُوَرَّمَتْ قَدَمٰاهُ وَاصفَرَّ وَجْهُهُ. یَقُومُ اللَّیْلَ جَمَعَ حَتّی عُوتِبَ فی ذٰلِكَ، فَقالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: (طٰهٰ مٰا اَنْزَلْنٰا عَلَیْكَ الْقُرآنَ لِتَشْقىٰ بَلْ لِتَسْعَدَ بِهِ)۔(16)

علامہ طبرسیؒ (17) نے احتجاج میں حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا: رسولخدا ﷺ دس سال تک (عبادتوں میں) اپنی انگیوں کے سرے پر کھڑے رہتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک پر ورم آگیا اور چہرے کا رنگ زرد ہوگیا۔ تمام رات کھڑے رہتے تھے یہاں تک کہ خدا نے اس سے روکا اور فرمایا: (طٰهٰ۔ مٰا اَنْزَلْنٰا عَلَیْكَ الْقُرآنَ لِتَشْقىٰ؛ بَلْ لِتَسْعَدَ بِه)"اے میرے طیّب وطاہر! ہم نے قرآن اس لئے نہیں نازل کیا ہے کہ آپ رنج والم میں بتلا ہوجائیں ہم نے تو اس لئے نازل کیا ہے کہ آپ کو سعادت نصیب ہو"۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی منقول ہے کہ رسول خدا ﷺ عبادت میں اپنے ایک پیر کو اٹھا لیتے تھے تاکہ زحمت ومشقت زیادہ ہوجائے۔ پس خداوند عالم نے اس آیۂ شریفہ کو نازل کیا۔(18)

بعض مفسرین نے کہا ہے کہ یہ آیت مشرکین کا جواب ہے جو کہا کرتے تھے: ہمارا دین چھوڑ دینے کی وجہ سے رسول ﷺ زحمت میں پڑگئے تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔(19)

شیخ عارف کامل شاہ آبادیؒ (20) کہا کرتے تھے کہ جب رسول خدا ﷺ نے ایک مدت تک لوگوں کو دعوت دی اور اس کا اثر اتنا نہ ہوا جتنا حضور ﷺ چاہتے تھے تو حضرت ﷺ کو خیال ہوا کہ ہوسکتا ہے آپ ﷺ کی دعوت میں کوئی نقص ہو لہٰذا آپ ﷺ ریاضت میں مشغول ہوگئے اور دس سال تک ایسی ریاضت کی کہ پیروں پر ورم آگیا۔ اس وقت آیہ مبارک نازل ہوئی کہ اپنے کو مشقت میں مت ڈالو۔ تم طاہر وہادی ہو۔ تمہارے اندر کوئی نقص نہیں ہے، بلکہ نقص لوگوں میں ہے (اِنَّكَ لاٰ تَهْدِی مَنْ اَحْبَبْتَ)(21)"بے شک تم جسے چاہو منزل مقصود تک نہیں پہنچا سکتے۔"(22)

نماز کے وقت رسول اللہ ﷺ کی حالت

امام خمینیؒ اپنی کتاب "آداب الصلوۃ" میں لکھتے ہیں: "رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض ازدواج سے منقول ہے کہ رسول خدا ﷺ ہمارے ساتھ باتیں کررہے ہوتے اور ہم آپ ﷺ سے مشغول گفتگو ہوتیں توجونہی نماز کا وقت ہوجاتا تو گویا آپ ﷺ ہمیں پہچانتے ہی نہیں تھے اور ہم آپ ﷺ کو نہیں پہنچانتیں تھیں چونکہ آپ ﷺ اُس وقت خدا کے ساتھ مشغول ہوجاتے اور ہر چیز سے قطع تعلق کر لیتے تھے"۔(23)

رسول اللہ ﷺ کا استغفار

آیہ مجیدہ" اِذا جٰاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْح "کی عرفانی توجیہ کرتے ہوئے امام خمینیؒ حضرت رسول اکرم ﷺ کی دنیا کی طرف توجہ کے بعد استغفار کے بارے میں لکھتے ہیں:

"گناہوں کے بھی مرتبے ہیں بعض تو ایسے گناہ ہیں جو نیک لوگوں کے حسنات شمار ہوتے ہیں اور بعض گناہ خالص ترین افراد کیلئے گناہ ہیں۔ کہا جاتا ہے حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا: "لَیُرانُ (وَ، لَیُغانُ) عَلىٰ قَلْبِ وَاِنّ لأَسْتَغْفِرُ اللهَ فی کُلِّ یَومٍ سَبْعِینَ مَرَّةً" (24) کبھی میرے دل پر ایک ابرسا چھا جاتا ہے اور میں (بغیر کسی گناہ کے) روزانہ ستّر مرتبہ استغفار کرتا ہوں" اور یہ ابر (کدورت) کثرت کی طرف توجہ سے پیدا ہوسکتا ہے، لیکن یہ خیالات کی طرح ہے جو بہت جلد زائل

ہوجاتی ہے۔ حدیث میں ہے جب تک رسول خدا ﷺ پچیس مرتبہ استغفار نہیں کرلیتے تھے کسی بھی نشست سے باہر تشریف نہیں لے جاتے تھے"۔(25)(26)

مسواک کی فضیلت

مسواک کی فضیلت اور سنت رسول ﷺ ہونے کے بارے میں امام خمینیؒ اُنتیسویں حدیث میں لکھتے ہیں:

"مسواک کرنا جس کی اس حدیث شریف میں رسول خدا ﷺ نے وصیت فرمائی ہے، مطلقاً ایک شرعی مستحب ہے اور خاص مواقع پر اس کی تاکید کی گئی ہے، مثلاً وضو اور نماز سے پہلے، قرآن پڑھتے وقت، سحر کے وقت اور سو کر اٹھنے کے بعد؛ روایات میں اس کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے اور اس کی بہت سی خصوصیات وفوائد ذکر کئے گئے ہیں۔ میں،ان میں سے بعض کو اس کتاب میں تبرّکاً ذکر کرتا ہوں:

"کاف بِاِسْنٰادِهِ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ ـ قالَ: (فِی السِّواکِ اثْنَتٰا عَشْرَةَ خَصْلَةً: هُوَمِنَ السُّنَّةِ، وَمَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، وَمَجْلاةٌ لِلْبَصَرِ، وَیُرْضِ الرَّبَّ، وَیَذْهِبُ بِالْبَلْغَمِ، وَیَزِیدُ فِی الْحِفْظِ، وَیُبَیِّضُ الأَسْنٰانَ، وَیُضٰاعِفُ الْحَسَنٰاتِ، وَیَذْهَبُ بِالْحَفَرِ، وَیَشُدُّ اللِّثَةَ، وَیُشَهِّ الطَّعٰامَ وَیَفْرَحُ بِهِ الْمَلائِکَةُ"۔(27)

یعنی؛امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مسواک کرنے میں بارہ فائدے ہیں:

مسواک (رسول خدا ﷺ کی) سنّت ہے؛ منہ کو صاف کرتی ہے؛ آنکھوں کی روشنی میں اضافہ کرتی ہے؛ خوشنودی خدا کا سبب ہے؛ بلغم کو دور کرتی ہے؛ قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے؛ دانتوں کو سفید کرتی ہے؛ نیکیوں میں اضافہ کرتی ہے؛ دانت کے کھوکھلے پن کو دور کرتی ہے؛ مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے؛ بھوک بڑھاتی ہے اور ملائکہ اس سے خوش ہوتے ہیں"۔

بہت سی روایت میں ہے کہ "مسواک پیغمبروں کی سنّتوں میں سے ہے"۔(28)

دوسری حدیث میں بھی اسی مضمون پر مشتمل روایت نقل کی گئی ہے اور اس حدیث میں جن چھوٹے چھوٹے دانوں اور پھوڑوں کا ذکر ہے ان سے وہ چھوٹے چھوٹے دانے مراد ہیں جو دانتوں کی جڑوں میں پیدا ہوجاتے ہیں اور ان میں سفید اور بدبودار مواد پیدا ہوجاتا ہے، غذا کو چباتے وقت وہ دانے پھوٹ جاتے اور اس کی گندگی غذا میں شامل ہو کر بہت سے امراض کا سبب بنتی ہے، جیسے بدہضمی وغیرہ، آج کل کے اطباء اس کو "پیورہ" کہتے ہیں اور اس کو بہت اہمیت دیتے ہیں، بلکہ اس کے علاج کیلئے دانتوں کو اکھاڑ دینے سے بھی گریز نہیں کرتے ہیں۔اس لئے انسان کو چاہئے کہ غیبی باطنی پہلوؤں سے قطع نظر کرتے ہوئے جن میں سب سے اہم، مرضی الٰہی ہے، حفظان صحت اور صفائی کیلئے سہی دانتوں کو صاف کرے اور بڑی اچھی بات ہے کہ پابندی سے دانتوں کو صاف کرے اور انبیاء کی سنّت مستمرہ پر عمل کرے۔

حدیث میں ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: "جبرئیل نے مجھے مسواک کی اتنی تاکید کی کہ مجھے اپنے دانتوں کے بارے میں خوف معلوم ہونے لگا"۔(29)

نیز آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اگر میری امت کیلئے باعث مشقت نہ ہوتا تو میں ہر نماز اور وضو سے پہلے مسواک کرنا واجب قرار دے دیتا"۔(30)

آنحضرت ﷺ ہمیشہ اپنے سرہانے رات کو آب وضو اور مسواک رکھا کرتے اور پانی کے برتن کو کسی چیز سے ڈھانک دیا کرتے تھے اور جب بھی خواب سے بیدار ہوتے، وضو کرکے چار رکعت نماز پڑھ کر سوجاتے تھے اس کے بعد پھر جب بیدار ہوتے تو

مسواک کر کے وضو کرتے اور نماز پڑھتے تھے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس حدیث کے بعد فرمایا: ”تم بھی رسول خدا ﷺ کی نیک بات میں پیروی کرو“۔(31)

رسول اللہ ﷺ کا روزہ

ہر ماہ تین روزوں کے استحباب کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کا ذکر کرتے ہوئے امام خمینی لکھتے ہیں :

”رسول خدا ﷺ کی دوسری سنّت ہر ماہ تین روزے رکھنا ہے۔ تقریباً چالیس احادیث اس کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔ (32)البتہ ان کی کیفیت کے بارے میں علما کے درمیان اختلاف ہے، لیکن جو بات علما کے درمیان مشہور، اخبار کثیرہ کے موافق، عمل رسول خدا ﷺ کی آخری عمر کے مطابق ہے اور جس پر ائمہٴ ہدی (علیہم السلام) گواہ ہیں، وہ یہ ہے کہ ہر ماہ تین دن روزہ رکھا جائے (یعنی) اس کی پہلی جمعرات جو اعمال پیش کرنے کا دن ہے اور دوسرے عشرے کا پہلا بدھ جو مسلسل روز نحس اور عذاب کا دن ہے اور آخری عشرے کی آخری جمعرات، یہ بھی اعمال پیش کرنے کا دن ہے۔(33)

*****

حوالہ جات

1۔ وجدانی، مصطفٰی، سرگذشتہای ویژہ از زندگی حضرت امام خمینی؛ ج ا، ص ۱۲۶

2۔ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَـٰكِنَّ اللّٰهَ رَمَىٰ (انفال، آیت ۱۷)

3۔ خمینی، روح اللہ، صحیفہ نور ج ۳، ص ۱۱۱

4۔ خمینی، روح اللہ، شرح حدیث عقل و جہل، ص ۳۳۵

5۔ (وَهَبَطَ مَعَ جِبْرَئِيلَ مَلَكٌ لَمْ يَطَاِ الأَرْضَ قَطُّ، مَعَهُ مَفٰاتِيحُ خَزائِنِ الأَرْضِ. فَقٰالَ يا مُحَمَّدُ! اِنَّ رَبَّكَ يَقْرَءُكَ السَّلامَ وَيَقُولُ هٰذِهِ مَفٰاتِيحُ خَزائِنِ الأَرْضِ، فَاِنْ شِئْتَ فَكُنْ نَبِياً عَبْداً، وَاِنَّ شِئْتَ فَكُنْ نَبِياً مَلِكاً. فَشٰارَ اِلَيْهِ جِبْرَئِيلُ :اَنْ تَواضَعْ يا مُحَمَّدُ! فَقٰالَ بَلْ كُونُ نَبِيّاً عَبْداً. ثُمَّ صَعِدَ اِلَى السَّمٰاءِ۔ یعنی؛ جبرئیل کے ساتھ ایک ایسا ملک جو کبھی زمین پر نہیں آیا تھا زمین کے خزانوں کی چابیاں لے کر (رسو اکرم ﷺ کے پاس آکر) بولا: اے محمد ﷺ! آپ ﷺ کا ربّ سلام کے بعد کہتا ہے: تمہارا جی چاہے تو بندہ و نبی بنو اور جی چاہے تو نبی و بادشاہ بنو۔ جبرئیل نے اشارے سے کہا آپ تواضع سے کام لیجئے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بندہ اور رسول ہونا پسند کرتا ہوں۔ (یہ سن کر) فرشتہ آسمان کی طرف چلا گیا۔ امالی صدوق، مجلس ٦۹، حدیث ۲ ۔

6۔ خمینی، روح اللہ، شرح چہل حدیث، ص ۲۴۲

7۔ طہ، آیت ۱ و ۲

8۔ خمینی، روح اللہ، شرح چہل حدیث، ۱۷٦

9۔ تفسیر علی بن ابراہیم قمی ، ج ۲ ، ص ۵۸

10۔ خمینی، روح اللہ، شرح چہل حدیث، ص ۳۳۷

11۔ کلینی، یعقوب، اصول کافی، ج ۲، ص ۹۵ ”کتاب ایمان و کفر“۔ باب الشکر، حدیث ٦

12۔ طہ، آیت ۱ و ۲

13۔ خمینی، روح اللہ، شرح چہل حدیث، ص ۳۳۷

14۔صدوق، علل الشرائع، ج۲، ص۳۱۲، باب۱، ح۱

15۔ خمینی، روح اللہ، شرح چہل حدیث، ص۳۵۰، ۳۴۹

16۔ طبرسی، احتجاج، ج ۱، ص ۲۱۹ و ۲۲۰، احتجاج امیر المؤمنین علی الیہود

17۔احمد بن علی ابن ابی طالب طبرسی ۔آپ چھٹی صدی ہجری کے اواخر اور ساتویں صدی ہجری کے اوائل کے مشہور شیعہ عالم، فقیہ، محدّث اور مؤرخ تھے۔ تقریباً ۶۲۰ ھ میں انتقال فرمایا۔آپ کی تصانیف میں: الکافی فی الفقہ، تاریخ الائمہ، کتاب الصلاۃ، مفاخرۃ الطالبیہ اور احتجاج مشہور ہیں۔

18۔ طبرسی، مجمع البیان، تفسیر آیت ۱ سورۂ طٰہٰ

19۔ مجمع البیان میں سورۂ طٰہٰ کی پہلی آیت کی تفسیر میں حسن بصری سے روایت کی گئی ہے۔

20۔ میرزا محمد علی بن محمد جواد حسین آبادی اصفہانی شاہ آبادی (۱۲۹۲۔۱۳۶۹ھ ق) فقیہ، اصولی، عارف اور چودہویں صدی ہجری کے عظیم ترین فلسفی تھے۔آپ کی تعلیم حوزۂ علمیہ اصفہان، تہران اور نجف اشرف میں مکمل ہوئی تھی۔آپ کے اساتذہ میں آپ کے بھائی شیخ احمد میرزا محمد ہاشم چہار سوقی اصفہان میں، میرزا ہاشم اشکوری اور میرزا حسن آشتیانی تہران میں، آخوند خراسانی، شریعت اصفہانی اور میرزا محمد تقی شیرازی نجف اشرف میں تھے۔اپنے تدریس کے فرائض ابتداء میں سامرہ میں پھر قم و تہران میں انجام دیئے، قم میں (۱۳۴۷۔۱۳۵۴ھ ق) کے دوران امام خمینی بھی آپ کے درس اخلاق و عرفان میں شریک ہوتے تھے۔امام خمینی بڑے احترام سے ان کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔مرحوم شاہ آبادی قم سے واپسی کے بعد تہران میں قیام پذیر ہوگئے اور نفوس کو ارشاد و ہدایت کرتے تھے۔ تہران ہی میں انتقال ہوا اور حضرت عبدالعظیم الحسنی کے جوار میں مقبرہ ابوالفتوح رازی کے اندر مدفون ہوئے۔آپ کی تصانیف میں شذرات المعارف، الانسان والفطرۃ، القرآن والعترۃ، الایمان والرجعۃ، منازل السالکین اور حاشیہ بر کفایہ قابل ذکر ہیں۔

21۔ قصص، آیت ۵۶

22۔ خمینی، روح اللہ، شرح چہل حدیث، ص۳۵۱۔۳۵۲

23۔نوری، حسین، مستدرک الوسائل، ج۵، ص۳۲۰، کتاب الصلوۃ ''افعال الصلوۃ'' باب ۲، حدیث ۱۷

24۔نوری، حسین مستدرک الوسائل، ج۵، ص۳۲۰، کتاب الصلوۃ ''ابواب الذکر'' باب ۲۲، حدیث ۲

25۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے:... آنحضرت ﷺ کی قسم (لا واستغفر اللہ) تھی۔مکارم الاخلاق، ص ۳۱۳، الباب العاشر، الفصل الثالث فی الاستغفار والبکائ۔)

26۔ خمینی، روح اللہ، شرح چہل حدیث، ص۳۴۲

27۔کلینی، یعقوب، فروع کافی، ج ۶، ص ۴۹۵ و۴۹۶، کتاب الزّ والتجمل، باب السواک، حدیث ۶

28۔ صدوق، خصال، ج ۲، ص ۴۴۹، باب ۱۰، حدیث ۵۱

29۔ عن ابی عبداللہ (ع) قال: (قالَ رَسُولُ اللّٰہِ: أَوْصانی جِبْرَئیلُ ۔بِالسَّواکِ حَتّیٰ خِفْتُ عَلیٰ سُنٰان)۔ فروع کافی، ج ۶، ص ۴۹۶، کتاب الز والتجمل، باب السواک، حدیث ۸

30۔عنہ(ص): لَولٰا اَنْ شُقَّ عَلیٰ اُمَّتِی لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّواکِ عِنْدَ وُضُوئِ کُلِّ صَلاۃٍ۔وسائل الشیعہ، ج ۱، ص ۳۵۵، کتاب الطہارۃ، باب ۵، ابواب السواک، حدیث ۱

31۔ خمینی، روح اللہ، شرح چہل حدیث، ص۵۰۸، عن ابی عبداللہ ۔قال: (اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ کانَ اِذا صَلَّی العِشٰائَ الآخِرَ مَرَبُوُضُوئِهِ وَسِواکِهِ یُوضَعُ عِنْدَ رَسِهِ مُخْمِراً فَیَرْقُدُ مٰا شٰائَ اللّٰہُ، ثُمَّ یَقُومُ فَیَسْتٰاکُ وَیَتَوَضَّ وَیُصَلِّ رُبَعَ رَکَعٰاتٍ ثُمَّ یَرْقُدُ، ثُمَّ یَقُومُ فَیَسْتٰاکُ وَیَتَوَضَّ وَیُصَلِّ. ثُمَّ قال: لَقَدْ کانَ لَکُمْ فِ رَسُولِ اللّٰہِ سْوَۃ حَسَنَۃ)۔وسائل الشیعہ، ج ۱، ص ۳۵۶، کتاب الطہارۃ، باب ۶، ابواب السواک، حدیث ۱۔

32۔ وسائل الشیعہ، ج ۷، ص ۳۲۱۔۳۰۳، باب ۷۔۲۱، ابواب صوم مندوب

33۔ خمینی، روح اللہ، شرح چہل حدیث، ص۴۸۸